142326 - بیوی کے ساتھ اپنے والدین کے بارہ میں جھوٹ بولا تو بیوی نے خلع کا مطالبہ کر دیا

سوال

کیا خاوند کا بیوی کے ساتھ جھوٹ بولنا خلع حاصل کرنے کا سبب بن سکتا ہے، میں نے شادی سے قبل بیوی کے ساتھ جھوٹ بولا کہ میرے والدین فوت ہو چکے ہیں حالانکہ وہ زندہ تھے. ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس میں كوئى شك و شبہ نہيں كہ جھوٹ بولنا برے اور رذيل اخلاق ميں شامل ہوتا ہے، اور جھوٹ ہر شر و برائى كى جڑ اور كنجى ہے، اور جو شخص اپنا گھر بنانا چاہے يا ايك مسلمان خاندان كى بنياد ركھنا چاہے تو يہ جھوٹ اس كے ليے ايك غلط قسم كى اساس ہے.

عبد اللہ بن مسعود رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم صدق و سچائى كو لازم پكڑو، كيونكہ سچائى نيكى كى طرف لےجاتى ہے، اور نيكى جنت كى راہنمائى كرتى ہے، ايك شخص ہميشہ سچ بولتا رہتا ہے، اور سچ كى تلاش كرتا ہے حتى كہ وہ اللہ كے ہاں صديق لكھ ديا جاتا ہے.

اور تم جھوٹ و كذب بيانى سے بچ كر رہو، كيونكہ جھوٹ فجور كى طرف لےجاتا ہے، اور فجور آگ كى طرف لے جانے كا باعث ہے، ہميشہ آدمى جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ تلاش كرتا ہے حتى كہ اللہ كے ہاں جھوٹا اور كذاب لكھ ديا جاتا ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (6094) صحيح مسلم حديث نمبر (2607).

ليكن يہ ہے كہ اس خاوند نے جس غلطى كا ارتكاب كيا يہ جائز نہيں تھى اور نہ ہى يہ اكيلى كافى سبب بن سكتى ہے كہ عورت اپنا گھر تباہ كرنے كى كوشش كرنا شروع كر دے، اور اگر كوئى شرعى يا عقلى يا صحت يا معاشرتى طور پر كوئى قابل اطمنان سبب نہ ہو تو عورت طلاق يا خلع كا مطالبہ كر كے اپنے خاندان كو ختم كر دے.

جب بيوى كے ليے خاوند ميں كوئى ايسا عيب ظاہر نہيں ہوا جو اس كے اخلاق يا دين ميں عيب شمار ہوتا ہو، يا پھر اس كے ساتھ معاشرت ميں خلل كا باعث بنے تو اس كے ليے ايسا كرنا جائز نہيں.

ہو سكتا ہے خاوند نے جس غلطى كا ارتكاب كيا ہے اس كا كوئى سبب ہو، اور اس سلسلہ ميں اس كے ساتھ انتہائى

یہی ہو سکتا ہے کہ اسے اپنی غلطی کا احساس دلایا جائے، اور اس نے جھوٹ جیسے جرم کا ارتکاب کرنے کی جو جرات کی ہے اس کے خطرہ کی طرف توجہ مبذول کرائی جائے.

اس لیے اگر وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحیح رہتا ہے اور اپنے دین اور معاشرت میں بھی اصلاح کرتا ہے تو پھر بیوی کو ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ وہ اس چیز کو لے کر اپنا گھر تباہ کرنے کی کوشش کرے، اور خاص کر جب اس کے والدین کی موت میں بیوی کی کوئی مصلحت بھی نہیں ہے، اور نہ ہی اس کے والدین کے زندہ ہونے میں اسے کوئی نقصان اور ضرر ہے.

سب کچھ یہ ہے کہ اس کے لیے خاوند کے والدین کے ساتھ رہنا لازم اور ضروری نہیں، اور نہ ہی اس کا ساس اور سسر کے گھر میں ان کے ساتھ رہائش رکھنا ضروری ہے، تو اس طرح یہ معاملہ ختم ہو جائیگا.

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس عورت نے بھی اپنے خاوند سے بغیر کسی سبب کے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی خوشبو تك حرام ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے.

مناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" الباس سے مراد شدت اور سختی ہے، یعنی بغیر کسی سختی اور شدت کی حالت کے جو اسے علیحدگی پر آمادہ کرتی ہو کے علاوہ طلاق طلب کرنا حلال نہیں، مثلا عورت کو خدشہ ہو کہ وہ اس کے ساتھ رہتے ہوئے اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکتی کہ اس پر جو حسن صحبت اور بہتر معاشرت کے ساتھ رہنا واجب ہے وہ خاوند کو ناپسند کرنے کی بنا پر اسے اچھے طریقہ سے ادا نہیں کر سکتی، یا پھر خاوند اسے ضرر دیتا ہے تا کہ وہ عورت اس سے خلع حاصل کر لے.

تو اس صورت میں اس عورت پر حرام ہے، یعنی اسے جنت کی خوشبو بھی حاصل نہیں ہو گی " انتہی

دیکھیں: فیض القدیر (3 / 178).

تو اس عورت کو کونسی ایسی تکلیف اور سختی پہنچی ہے کہ خاوند کے والدین زندہ ہیں ؟!!

بلکہ اگر بیوی نے یہ شرط بھی رکھی ہوتی کہ خاوند کے والدین نہ ہوں تو بعد میں پتہ چلا کہ اس کے والدین تو زندہ ہیں پھر بھی اس عجیب و غریب شرط کی بنا پر نکاح فسخ کرنا جائز نہیں!!

البھوتی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر عورت کوئی ایسی شرط رکھے جو مذکور کے علاوہ ہو یعنی آزادی اور نسب سے، جو کفؤ میں شمار نہیں ہو مثلا خوبصورتی وغیرہ تو بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ تو اس صفت سے کم درجہ رکھتا ہے تو اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر عورت کو کوئی اختیار حاصل نہیں "

(یعنی اوپر جو بیان ہوا ہے کہ یہ نکاح صحیح ہونے میں معتبر نہیں، اس کی مثال یہ ہے کہ اگر عورت نے شرط رکھی کہ وہ فقیہ ہو لیکن بعد میں پتہ چلا کہ وہ ایسا نہیں).

دیکھیں: کشاف القناع (5 / 102).

چنانچہ - پہلے تو - بیوی کو یہ نصیحت ہے کہ وہ خلع کا مطالبہ کرنے میں اللہ کا ڈر اور تقوی اختیار کرے، اور خاوند کو فرصت اور موقع دے جس نے اس کے ساتھ جھوٹ بولا تھا، اور اگر اس کی جانب سے کچھ زیادتی اور کمی و کوتاہی ہوئی ہے تو پھر اس کے لیے معافی و درگزر کی وسعت موجود ہے، اور اللہ عزوجل بھی لوگوں کو معاف کرنے اور ان سے درگزر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے، اور اگر یہ معافی و درگزر خاوند اور بیوی کے مابین ہو تو اور بھی زیادہ افضل اور زیادہ اجروثواب کا باعث ہے.

پھر - دوسری - نصیحت خاوند کو ہے کہ وہ اپنے اس جھوٹ پر اللہ سبحانہ و تعالی سے توبہ و استغفار کرے، کیونکہ یہ جھوٹ اور کذب بیانی سب سے بڑ گناہ اور مومن کے لیے شنیع جرم ہے، اور ہو سکتا ہے اس شنیع اور عظیم جرم کی سزا میں اسے بیوی کی مخالفت اور علیحدگی کی صورت میں دکھائی جا رہی ہے.

اور ہر مسلمان شخص کو علم ہونا چاہیے کہ جب جھوٹ اور کذب بیانی اسے نجات دے سکتی ہے تو پھر سچائی اور صدق بیانی تو اس کے مقابلہ میں زیادہ نجات اور کامیابی کا باعث ہے.

واللہ اعلم .